02-09-2020

Amir Rashid
Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع — دیوان غالب - ایک تجزیاتی مطالعہ

Topic - Diwan e Ghalib - An analytical Study

BA (H) - PART I

Scanned with CamScanner

دیوانِ غالب - ایک تجزیاتی مطالعہ

غالب 1797ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے - ۱۸۶۹ میں ان کی
وفات ہوئی - مرزا غالب کا زمانہ کچھ اس طرح زوال آمادہ تھا -
مرزا غالب کی حسیات نے ان کا بڑا گہرا اثر قبول کیا - تاریخی
اور تہذیبی تبدیلیوں میں متعلق عوامل نے ان کی غزلوں کو جذبات
و کیفیات کا نازک آبگینہ بنا دیا -

عبدالرحمٰن بجنوری نے دیوانِ غالب کو "الہامی کتاب" کہا ہے -
غالب نے غزل کی سطحی داخلی فضا کو تفکر و تعمق کی ضیا پاشی
سے معمور کیا تھا - دانشوری و ثروت اور لطافت و جمالیات
کا ان کے ہاں لبریز تھا -
غالب نے جذبات کے ساتھ جذبات کی تہذیب کو شاعری
کی روح میں داخل کر دیا - اردو غزل جو داخلیت و انفعالیت
میں ماند پڑنے لگی تھی غالب نے اسے مجہول جذباتیت اور

عمل و سطحی داخلیت کے دائرے سے نکال کر انسانی فطرت
و خصلت کی ہم رکابی کے قابل بنا دیا۔

مرزا غالب کا لہجہ منفرد تھا۔ یہ انفرادیت ان کی تخلیقی زر
خیزی اور فکری ثروت مندی کی دلیل ہے۔ ان کا جدت پسند
دماغ پرانی طرز ادا سے الگ نئے تخلیقی امکانات کو تلاش کرتا
ہے۔ غالب کی فکری ثروت مندی، وجدان کی شدت و صداقت
اور تخیلاتی تمثیل کو سبھی نے سراہا۔

غالب کی شاعری میں ایسی تازگی و توانائی ہے کہ وہ ہر عہد
کے جدید سے جدید تر ذہن کو متاثر کرتی رہی ہے اور آئندہ
بھی کرتی رہے گی۔ ان کے کلام میں فکر و فلسفہ کی تازہ کاری
ہے ساتھ ہی جمالیاتی لطافت کی حسن کاری بھی۔

غالب کسی دبستان سے وابستہ نہیں تھے بلکہ وہ خود اپنے آپ
میں ایک انجمن تھے۔ کائناتی بصیرت اور آفاقی شعور

Scanned with CamScanner

وہی جو اقبال کے کلام کی اساس ہے اس کا آغاز یا سنگ بنیاد غالب نے ہی ڈالا۔

بقول عبدالرحمٰن بجنوری

"لوح سے تحت تک مشکل سے سو صفحے ہیں، لیکن کیا ہے جو یہاں حاضر نہیں، کون سا نغمہ ہے جو اس زندگی کے تاروں میں خوابیدہ یا بیدار موجود نہیں۔"

دیوان غالب کو آپ جس پہلو سے دیکھیں اس کی خوبیاں آپ کو ضرور متاثر کریں گی۔ غالب کا مشفقہ مزاج، غالب کا المیہ اور طربیہ، غالب کا رندانہ انداز، غالب کا حزنیہ لہجہ، غالب اور تصوف، غالب کی عشقیہ شاعری، غالب کی فلسفیانہ شاعری، غالب کی ندرتِ کاری و جدت طرازی وغیرہ وغیرہ۔ دیوان غالب میں ایسے اشعار بھرے پڑے ہیں۔

جن کے سنتے ہی وہ مناظر تصویر بن کر سامنے آجاتے ہیں۔

گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

ہر چند ہر ایک شے میں تو ہے
پر تجھ سی کوئی شے نہیں ہے

غالب نے جس طرح اپنے مجتہدانہ فکر و نظر سے شاعری کے عمومی موضوعات کو وسعت و گہرائی سے ہمکنار کیا اسی طرح شاعری کی ہیئت کو بھی ندرت و جدت کے خوشگوار امکانات سے روشناس کرایا۔ اظہار و ابلاغ کے نئے طریقوں کو بروئے کار لایا۔ ان کو ترکیب کی تازہ کاری اور الفاظ کے در و بست کی ہمواری پر مکمل اختیار حاصل ہے۔ وہ اپنے فکر کو خوش سلیقگی اور جمالیاتی لطافت سے ان میں اتنا گداز اور ہم آہنگی پیدا کر دیتے ہیں کہ نغمگی کی موسیقیت خود بخود موجزن ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

وہ لفظ لاتے موسیقیت کے لیے بحروں کی پابندی نہیں کرتے - ان کا کمال یہ ہے کہ وہ سخت بحروں کو بھی سیال بنا کر موسیقی کے سمندروں میں ڈھال دیتے ہیں -

دیوان غالب کا طرزِ فکر، جدت آفرینی، لب و لہجہ کا منفردانہ برتاؤ، فرسودہ روایتوں سے دامن کشی، رجائیت کی الوہی توانائی، دانشورانہ بصیرت کی نقش گری، معنویت کی تہہ داری اور اسراریت، تجسس و اشتیاق کی کشمکش، تفکر کا تعمق، تخیل و وجدان کی پرواز، تغزل کی شستہ بیانی، تنوع کی رنگا رنگی، تامل با استفسار کی طرفگی اور حسرت و حرماں نصیبی کے درمیان مسکراہٹ کی بجلی چمکانے کی کاوشیں کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے -